

# احرام کی حالت میں ابرو اور پلکوں کے بال ٹوٹنے پر کفارہ ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ احرام میں بال ٹوٹنے کے احکام پلکوں اور ابروؤں کے بالوں کو بھی شامل ہوں گے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام میں بال ٹوٹنے کے احکام جسم کے دیگر بالوں کی طرح پلکوں اور ابروؤں کو بھی شامل ہیں، یعنی اگر ایک سے تین تک بال ٹوٹے، تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ بال ٹوٹے ہیں، تو صدقہ فطر دے، بہتر یہ ہے کہ ایک بال ٹوٹنے پر بھی پورا صدقہ دیدے۔  
فقہائے کرام کی عبارات میں بال ٹوٹنے کے احکام بیان کرتے ہوئے ابروؤں اور پلکوں سمیت مکمل بدن کے بالوں کو ہی شامل کیا گیا ہے، چنانچہ احرام میں حرام کاموں کو شمار کرتے ہوئے امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: یہ احرام تھا، اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے:۔۔۔ سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 732، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دوسرے مقام پر بدن کو کھجانے کے متعلق بالعموم ہر طرح کے بالوں کی احتیاط بیان کرتے ہوئے لکھا: سر یا بدن اس طرح کھجنا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 734، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بال ٹوٹنے کے احکام محض سر، داڑھی یا مونچھ کے بالوں کو شامل نہیں، بلکہ دیگر بالوں کو بھی شامل ہیں، چنانچہ ناک کے بال نوچنے کے متعلق فقہ النفس امام قاضی خان اَوْزَجندی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وصال: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: ان نتف من راسه او من انفه او لحیته شعرات فبکل شعرة کف من طعام۔ ترجمہ: اگر اپنے سر یا ناک یا داڑھی سے چند بال نوچے، تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی اناج ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان، جلد 01، صفحہ 256، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

انسان جب تنور میں روٹیاں لگاتا یا نکالتا ہے، تو عموماً ہاتھ، کلائیوں اور چہرے کے بال چلتے ہیں، ان بال چلنے میں ابرو اور پلکوں کا جلنا بھی شامل ہے اور تنور میں روٹیاں لگاتے ہوئے ابرو یا پلکوں کا جلنا کافی حد تک ممکن بھی ہے کہ تنور میں جھک کر روٹیاں لگائی جاتی ہیں۔ ابوالبقاء علامہ احمد مکی حنفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وصال: 854ھ/1450ء) لکھتے ہیں:

إِذَا خَبَزَ الْعَبْدُ الْمَحْرَمَ، فَاحْتَرَقَ بَعْضُ شَعْرِهِ بَدَنَهُ فِي التَّنُورِ، فَعَلَيْهِ إِذَا عَتَقَ صَدَقَةً۔۔۔ وَفِي «جَوَامِعِ الْفَقْهِ» لِلْعَتَابِيِّ: وَإِنْ خَبَزَ فَاحْتَرَقَ بَعْضُ شَعْرِهِ، يَتَصَدَّقُ۔ ترجمہ: اگر احرام کی حالت میں کوئی غلام روٹی پکائے اور تنور میں اس کے جسم کے کسی بھی حصے کے کچھ بال جل جائیں، تو جب وہ آزاد ہوگا تو اس پر صدقہ لازم ہے۔ اور امام عتابی کی کتاب ”جوامع الفقہ“ میں ہے کہ اگر کوئی مُحْرَم روٹی پکائے اور اس کے کچھ بال جل جائیں، تو وہ صدقہ دے۔ (البحر العمیق، جلد 02، الفصل الثالث: إزالة الشعر، صفحہ 853، مطبوعہ مؤسسة الريان، بیروت)

”البحر العمیق“ میں صدقہ دینے کا حکم لکھا گیا۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ بال ٹوٹنے کے متعلق کتب مناسک میں فقہاء کرام کی دو طرح کی آراء ہیں۔ (1) ہر بال کے بدلے ایک صدقہ فطر۔ (2) تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا دیا جائے۔ بظاہر ”البحر العمیق“ میں ”یتصدق“ یا ”صدقہ“ سے مراد ”صدقہ فطر“ ہے، مگر یہ اُسی پہلی رائے کی بنیاد پر ہے، جبکہ دوسری رائے بھی اپنی جگہ معتبر اور قابلِ اعتماد ہے، چنانچہ اگر کوئی تین بال تک ایک مٹھی اناج صدقہ کر دیتا ہے، تو یہ بھی درست ہے، مگر اختلاف فقہاء سے نکلنے کے لیے بہتر راستہ یہی ہے کہ ہر بال کے بدلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: وضو کرنے یا کھانے یا کنگھی کرنے میں جو بال گرے، اس پر بھی پورا صدقہ ہے، اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک روٹی کا ٹکڑا یا ایک چھوہارا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 760، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-9392

تاریخ اجراء: 07 محرم الحرام 1447ھ/03 جولائی 2025ء



## *Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)*



[www.fatwaqa.com](http://www.fatwaqa.com)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)